رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دنیا میں اک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک کے سات روپے

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرس مضامین

الفضل ہر ہفتہ قادیان سے جاری ہوتا ہے

قیمت پیشگی سالانہ

جلد ۶ | ۲۴ - اگست ۱۹۱۸ع | شنبہ | ۱۶ - ذیقعدہ ۱۳۳۶ھ | نمبر ۱۶

مدینۃ المسیح

الحمدللہ کہ بارشوں کا سلسلہ شروع ہو کر موسم میں ایک خوشگوار تبدیلی پیدا ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے۔ کہ یہ سلسلہ مفید و بابرکت ہو۔ آمین۔

مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب روزانہ قرآن پاک کا درس دیتے ہیں۔ اور حاضرین سے مسجد اقصیٰ کا وسیع صحن پر ہوتا ہے۔ اللھم زد فزد

مدرسہ احمدیہ تعلیم الاسلام ہائی سکول وغیرہ باقاعدہ اپنے کام میں مصروف ہیں۔ جناب مولوی محمد الدین صاحب بی اے کی علالت کے باعث جناب چودھری غلام محمد صاحب بی۔ اے۔ ہیڈ ماسٹری کا کام انجام دیتے ہیں۔

شرائط بعیت سلسلہ احمدیہ

اول بعیت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اُس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اُس کی حمد اور تعریف کو ہر روز اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر و بلا میں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا۔ بہر حالت راضی بقضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا

اور خال اللہ وقال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ھفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا - اور فروتنی اور عاجزی و خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کریگا ھشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا - نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا - اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا - دھم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہیگا - اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا - کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو -

اخبار احمدیہ

بمبئی میں مباحثہ

"امام بخاری کو علم لغت میں پورا دخل نہیں تھا - انھوں نے بہت سی غلطیاں کی ہیں - اس لئے اس امام کا قول سند نہیں ہو سکتا"

مذکورہ بالا جملہ ایک مولوی صاحب کی زبان سے اس وقت نکلا - جبکہ وہ حیات و ممات مسیح کی بحث میں سخت گھبرا گئے - یہ مولوی صاحب جن کا نام مولوی عبد المجید ہے - اور دہلی کے مدرسہ نعمانیہ سے تعلیم پاکر آئے ہیں اور بمبئی کے ایک مدرسہ میں مدرس مقرر ہوتے ہیں - پہلے روز جب مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے اپنے آپ کو منصف مزاج اور غیر متعصب مولوی ظاہر کیا - اور سلسلہ کی کتابوں کے پڑھنے کی خواہش ظاہر کی چنانچہ رسالہ حجۃ البالغہ اور سیٹھ عبد اللہ اللہ دین صاحب کے رسالہ چیلنج کا مطالعہ کیا - مگر جب انھوں نے یہ معلوم کیا - کہ بمبئی میں آجکل جلد شہرت اور عزت پیدا کرنیکا ذریعہ احمدیوں کی مخالفت ہے - تو دوسرے موقعہ پر اعتراضات سے مسلح ہو کر تشریف لائے اور آنے کے ساتھ احمدی دوستوں کے ساتھ الجھ گئے - اور کہنے لگے اگر کوئی کسی ایک مفسر کا بھی کوئی قول دکھائے جس نے توفی کے معنی موت کیا ہو - تو میں مان لونگا - تب میں نے کہا کہ مولوی صاحب شاید آپ نے تفسیروں کا مطالعہ اچھی طرح نہیں کیا - میں ایک مفسر نہیں بلکہ کئی مفسر کے اقوال پیش کرونگا - اور بالفعل ایک بڑے مفسر حضرت ابن عباس کا قول پیش کرتا ہوں - انھوں نے توفی کے معنی موت کئے ہیں اور امام بخاری اس کو کتاب التفسیر میں لایا ہے جب میں نے ابن عباس اور بخاری کا نام لیا تو مولوی صاحب نے کہا کہ ہم امام بخاری کو اس امر میں مستند نہیں مانتے ہیں - انھوں نے بہت سی غلطیاں کی ہیں - علم لغت میں ان کو پورا دخل نہیں تھا - میں نے کہا کہ مولوی صاحب آپ ضد میں نہ آئیں - کیا اس وجہ سے - کہ آپ نے حیات مسیح کا غلط عقیدہ مان لیا ہے - اس عقیدہ راسخہ نے آپ کو مجبور کیا کہ امام بخاری کو غیر مستند قرار دیں یا واقعی آپ کا عقیدہ اور خیال ہے - اگر واقعی آپ ایسا کہتے ہیں - تو مہربانی فرما کر آپ اس کو لکھ دیں مولوی صاحب نے کہا کہ لکھنے کی کیا ضرورت ہے - میں نے کہا کہ چونکہ آپ ہماری جرح پر گھبرا کر بہت جلد اپنے اقوال اور اپنے الفاظ سے پھر جاتے ہیں - جیسا کہ ابھی میں نے تفسیروں کے معتبر اور غیر معتبر ہونیکا معیار آپ سے پوچھا تو آپ نے گھبرا کر تین متضاد باتیں کہیں اور ہر پہلے قول سے آپ پھرتے گئے - اس لئے ممکن ہے اور ضرور ممکن ہے کہ آپ نے امام بخاری کی نسبت جو بات کہی ہے اس کی پھر جائیں - مولوی صاحب نے کہا کہ میں وعدہ کرتا ہوں لکھ کر لا دونگا - مگر اس وقت لکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے -

میں نے کہا کہ میرے پاس آپ جیسے علم اور دماغ اور تراش اور خراش کے مولوی آتے ہیں - اور جب بند ہونے لگتے ہیں - تو کچھ نہ کچھ وعدہ کر جاتے ہیں مگر کسی نے وعدہ کا ایفاء نہیں کیا ہے - اس لئے آپ ضرور لکھ دیں مجھ پر احسان ہوگا - مولوی صاحب نے کہا میں وعدہ کرتا ہوں - کہ ضرور لکھ کر لا دونگا - اور ان کی غلطیوں کے حوالے بھی لکھ دونگا - مگر اس وقت نہیں لکھ سکتا ہوں - کیونکہ اس وقت لکھنے سے بمبئی میں ہماری معیشت اور گذارے میں فرق آئیگا - میں نے کہا کہ افسوس مولوی صاحب آپ مباحثہ اور مناظرہ کا نام لیتے ہیں - احقاق حق کا دعوی کرتے ہیں - لیکن دنیا کے خوف سے ایک بات جس کو کہ آپ بزعم خود حق سمجھتے ہیں اس کے لکھنے سے ڈرتے ہیں - پھر عشاء کی اذان ہوئی ہم لوگ نماز کے لئے اٹھے - اور مولوی صاحب وعدہ کر گئے کہ ہم مناظرہ کے لئے آئیں گے - حیات مسیح کی ضد نے مولویوں کو یہاں تک پہنچا دیا ہے - کہ اپنے مسلمات کا بھی خلاف کہہ جاتے ہیں ہم - اگست یعنی گذشتہ اتوار کو بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور مسیحیت پر ہماری تقریر تھی - خدا کے فضل سے بہت کامیابی کے ساتھ ہوئی - تقریر کے خاتمہ پر بوجہ جنگ کی سالگرہ ہونے کے عاجز نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہماری گورنمنٹ انگریزی کو اس محاربہ عظیم میں عظیم فتح عنایت کرے اور احمدیت کی ترقی ہو - سامعین نے آمین کہی - جلسہ برخاست ہونے پر ایک شخص سلسلہ احمدیہ میں بفضلہ تعالیٰ داخل ہوا -

خلیل احمد - از بمبئی -

نماز جنازہ

برادر محمد حسن صاحب کلرک قلعہ میگزین فیروزپور شہر کی پھوپی صاحبہ اور برادر غلام رسول صاحب ساکن یاڑی پورکشمیر فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب جنازہ غائب پڑھیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

ایک انگریزی اخبار کی بیجا حرکت

روضۂ رسول کریم کی بے ادبی

ہمیں یہ معلوم کرکے بہت افسوس ہوا کہ ایسے وقت میں جبکہ گورنمنٹ عالیہ کی ساری توجہ جنگ کی طرف لگی ہوئی ہے۔ اور وہ ایک خطرناک دشمن کو ناکام کرنے میں تمام ذرائع اور وسائل سے کام لے رہی ہے بعض کوتاہ اندیش لوگ ایسے بھی ہیں۔ جو اپنی نادانی سے رعایا میں خلفشار پیدا کرنے سے باز نہیں آتے۔ حالانکہ یہ وقت یہ موقع یہ گھڑی ایسی ہے۔ کہ کوئی اس قسم کی بات نہیں پیدا ہونے دینی چاہیئے۔ جس کی طرف رعایا کے کسی حصہ کو آواز اٹھانے اور گورنمنٹ کی توجہ مبذول کرانے کی ضرورت پیش آئے۔ لیکن افسوس ایسے لوگ بھی اس قسم کی ناروا اور تکلیف دہ باتوں کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔ جو عام لوگوں کی نسبت بہت زیادہ گورنمنٹ کی مصروفیت اور موجودہ حالات کی نزاکت سے باخبر اور آگاہ ہیں۔ چنانچہ حال میں ایک انگریزی اخبار سے جس کا نام "انڈین ڈیلی نیوز" ہے۔ اور کلکتہ سے نکلتا ہے۔ اسی قسم کی حرکت سرزد ہوئی ہے۔ جس سے مسلمانوں میں بہت جوش پھیل گیا ہے۔ اگرچہ تاحال "انڈین ڈیلی نیوز" کے سارے مضمون کو پڑھنے کا ہمیں موقعہ نہیں ملا۔ مگر صوبجات متحدہ کے اخبارات نے اس کا جس قدر حصہ شائع کیا ہے۔ وہ ہماری نظر سے گذرا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تحریر کا لکھنے والا۔ پیرس کی گندی نالیوں کا اس قدر والا و شیدا ہو گیا ہے۔ کہ ان کی شان و عظمت ظاہر کرنے کے لئے اسے ایک ایسی چیز سے تشبیہ دینے کی ضرورت آپڑی ہے جو تمام روئے زمین کے مسلمانوں کے لئے نہایت ہی قابل احترام ہے۔ یعنی روضۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ چنانچہ جو کچھ اس نے پیرس کی تعریف میں لکھا ہے۔ اور اس کا جو ترجمہ شائع ہوا ہے۔ وہ یہ ہے کہ

> "اس سے ذرا آگے راہ رو کو کوئی عرب دکھائی دیتا ہے۔ جس کے خد و خال صاف اور چمکتے ہیں۔ آنکھوں سے انتہا درجہ کی عقیدتمندی ٹپک رہی ہے۔ اور اس حال میں وہ غلیظ موری کو اس ادب سے دیکھتا ہے۔ کہ گویا وہ (موری) اس (عرب) کے پیغمبر کا مقبرہ ہے۔"

یہ ناپاک تشبیہ ہر ایک مسلمان کے لئے نہایت ہی دل آزار اور تکلیف دہ ہے۔ معلوم نہیں ان الفاظ کو شائع کرتے وقت "انڈین ڈیلی نیوز" نے مسلمانوں کے ان مذہبی جذبات اور احساسات کا کیوں خیال نہیں رکھا جو مسلمانوں کو اپنے تمام مقامات مقدسہ کے ساتھ عموماً اور روضۂ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خصوصاً وابستہ ہیں۔ اگر پیرس کی غلیظ اور ناپاک نالیوں کی تعریف اور توصیف کرنے کی اتنی ہی ضرورت تھی تو اسکو اور بہت سی چیزیں ایسی مل سکتی تھیں۔ جو عام طور پر اس کے پیش نظر رہتی ہیں۔ اور تشبیہ دینے سے کسی کو رنج بھی نہ پہنچتا۔ لیکن اس کا ایک ناپاک تشبیہ کے لئے ایسی چیز کو منتخب کرنا جو مسلمانوں کے لئے نہایت ہی متبرک ہے۔ صریح طور پر مسلم آزاری ہے۔ جو ہرگز اسے مناسب نہ تھی۔ کیسے افسوس کا مقام ہے۔ کہ گورنمنٹ عالیہ تو مسلمانوں کے ان مذہبی جذبات کا جو وہ مقدس مقامات کے متعلق رکھتے ہیں۔ اس قدر خیال رکھے کہ نہ صرف اپنی طرف سے موجودہ عالمگیر جنگ کے اثرات ان تک نہ پہنچنے دینے کا اعلان کرے۔ بلکہ ان کے احترام کی غرض سے انہیں کسی قسم کا نقصان پہنچانے والوں کے ساتھ بھی مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو مگر ایک انگریزی اخبار اس قدر دیدہ دلیری دکھلائے کہ نہایت گندی چیز کے ساتھ نہایت متبرک چیز کو تشبیہ دے۔ کیا "انڈین ڈیلی نیوز" کو مسٹر اسکوئتھ سابق وزیر اعظم کے وہ الفاظ یاد نہیں۔ جو انہوں نے مسلمانوں کے مقدس مقامات کے متعلق اس وقت فرمائے تھے جبکہ ترک جنہیں عام طور پر ان مقامات کا محافظ خیال کیا جاتا تھا موجودہ خطرناک جنگ میں کود پڑے تھے۔ اور ظاہر بین نظروں کے لئے یہ خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ یہ مقامات اب ترکوں کے دشمنوں کے رحم پر ہونگے۔ وہ جس طرح چاہیں گے ان کے متعلق کریں گے۔ مسٹر اسکوئتھ نے فرمایا تھا کہ:-

> "ہمارے بادشاہ کے ماتحت کروڑوں وفادار مسلمان رعایا آباد ہے۔ اور یہ خیال۔ کہ مسلمانوں کے مذہب یا ان کے پاک مقامات کے خلاف کوئی جنگ کیجائے ہمارے ذہن میں آ ہی نہیں سکتا۔ اگر ضرورت پڑے تو ہم تمام حملہ آوروں کے مقابلہ میں ان کی حفاظت اور ان کے غیر قوموں سے محفوظ رکھنے کے لئے تیار ہیں۔"

یہ الفاظ بتا رہے ہیں۔ کہ گورنمنٹ برطانیہ مسلمانوں کے پاک مقامات کو کس قدر عزت اور عظمت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور ان کی عزت و حرمت کے برقرار رکھنے کی کتنی ضرورت سمجھتی ہے۔ پس جب گورنمنٹ مسلمانوں کے ان جذبات کی اس قدر قدر کرتی ہے۔ تو پھر "انڈین ڈیلی نیوز" کا انہیں صدمہ پہنچانا کیسی نادانی اور کم عقلی ہے۔ اور کیسے خطرناک نتائج کے پیدا کرنیکا موجب بننا ہے۔ اب اس کے لئے ایک ہی آرام کی صورت ہے۔ اور وہ یہ کہ اپنے اس فعل پر ندامت کا اظہار کرتے ہوئے تمام مسلمانوں سے کھلے الفاظ میں معافی کا خواستگار ہو اور آئندہ کے متعلق ایسی حرکت سے باز رہنے کا اقرار کرے۔ ورنہ مسلمانوں کو قانونی چارہ جوئی کرنے کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ جس کے لئے ابھی سے بہت کچھ زور دیا جا رہا ہے

ویدک نجات

دنیا میں جس قدر مذاہب موجود ہیں ان کے پیرو اپنے اپنے مذہب کی علت غائی انسان کو دکھوں سے چھڑانا اور سرور جاودانی جسے نجات کہتے ہیں۔ تک پہنچانا بتلاتے ہیں۔ گو وسائل اور طریق نجات میں اختلاف ہے۔ مگر نجات کی "ابدیت" کے سب قائل ہیں۔ سوائے ایک جدید سمپردائے (فرقہ) کے جو دیانند جی مہاراج نے قائم کیا ہے۔ اس جدید ہندی پنتھ کے پیرو ابدی نجات کے قائل نہیں۔ بلکہ ان کا عقیدہ نجات کے متعلق یہ ہے۔ کہ انسان کا نیک اعمال کر کے دکھوں سے چھوٹ کر ایشور کی صحبت سے مستفیض ہونا اور سرور حاصل کرنا وغیرہ۔ مگر یہ آنند یا سرور انسان کے حصہ میں تھوڑے عرصہ کے لئے ہے آخر کار اُس بیچارے آفت رسیدہ نامراد کو اُس "سرورگاہ" سے مجبوراً لوٹنا پڑتا ہے۔ یعنی نجات ابدی نہیں۔ اس لئے ہم نے دیکھنا ہے۔ کہ یہ عقیدہ کہاں تک عقل اور نقل کی رُو سے صحیح ثابت ہوتا ہے۔

سوامی دیانند صاحب کے نزدیک نجات کیا ہے

قبل اس کے کہ ہم اس عقیدہ پر نگاہ ڈالیں اولاً یہ دیکھتے ہیں کہ بانی آریہ سماج "نجات کے متعلق اپنی کتب میں کیا گوہر افشانی فرماتے ہیں۔ تا معلوم ہو کہ اُن کے نزدیک نجات کی صحیح تعریف کیا ہے۔ اور نجات کے حصول کے وسائل کیا ہیں پھر یہ بتلائیں گے کہ ہماری کے دلائل جو پیش کئے گئے ہیں اپنے اندر کہاں تک معقولیت کا پہلو لئے ہوئے ہیں۔

مکتی کی تعریف

"جب اُس جیو کے ہردے (دل) سے اودیا (جہالت) کی گرہ کٹ جاتی ہے۔ اور اگیان کی گرہ اور تمام شکوک رفع ہو جاتے ہیں تب اُس پرماتما میں جو سارے آتما کے اندر اور باہر موجود سب پر قیام کرتا ہے"

ستیارتھ ص۲۸۷

اس کے آگے سوامی جی فرضی معترض کا یہ سوال لکھتے ہیں۔ کہ:-

"ساری دنیا اور تمام مصنفوں کی یہی رائے ہے کہ جس سے پھر کبھی جنم لینے اور مرنے میں نہ آویں وہ مکتی (نجات) ہے"

اور اس کا یہ جواب دیتے ہیں۔ کہ

"یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اول تو جیو کی طاقت جسم وغیرہ سامان اور ذریعے محدود ہیں۔ پھر اُن کا نتیجہ لا انتہا کیسے ہو سکتا ہے۔ .... جن کے وسیلے عارضی ہیں۔ اُن کا نتیجہ دوامی کبھی نہیں ہو سکتا۔ الخ" ستیارتھ پرکاش ص۲۷۵

سوامی دیانند صاحب کی مکتی کی تعریف کو پیش کرنے کے بعد اُنھیں کے بیان کردہ نجات کے وسائل ذیل میں درج کرتے ہیں۔

وسائل نجات

سوامی جی لکھتے ہیں:-

"برہم (خدا) کے ملنے یعنی مکتی کے بیان کو اور اُس کے بیان کرنے والے وید وغیرہ شاستروں کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر مطلب کو پہنچنا (یعنی نجات حاصل کرنی) ستیارتھ ص۲۷۹

"جو انسان وید میں اور ویدوں کے غیر مخالف (موافق) سمرتیوں میں بیان کئے ہوئے دھرم پر چلتا ہے۔ وہ اس دنیا میں نیک نامی اور مرنے کے بعد اعلیٰ ترین راحت حاصل کرتا ہے"

ستیارتھ پرکاش ص۲۹۶

مندرجہ بالا وسائل کے علاوہ اس کے آگے ایک نقلی معترض کا جواب دیتے ہوئے بھی کچھ وسائل بتلاتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:-

"پرمیشور کا حکم بجا لانے سے ادھرم (بے دینی) اودیا (جہالت) بدصحبت۔ بد تاثیرات اور بدعادات سے پرہیز سے راست گوئی۔ رفاہ دیگراں۔ ودیا اور بے رورعایت انصاف اور دھرم کی ترقی دینے سے جیسے بیان کئے ہوئے طریقے پر پرمیشور کی ستتی (حمد و ثنا) پرارتھنا (مناجات) اور اُپاسنا (عبادت) یعنی یوگ کی مشق کرنے سے۔ علم کے پڑھنے اور دھرم سے کوشش کر کے گیان کو ترقی دینے سے سب سے عمدہ سادھن (کامیابی کا ذریعہ) کو کام میں لانے سے۔ اور جو کچھ کیا جائے وہ سب بے رورعایت اور دھرم اور انصاف کے مطابق ہی کیا جائے۔ ایسی ایسی تدبیروں سے مکتی (نجات) ہوتی ہے۔ اور اس کے برعکس ایشور کے حکم کے خلاف ورزی کرنے سے بندھ ہوتا ہے" ستیارتھ پرکاش ص۲۷۰

اس عبارت سے مراد سوامی جی کی ویدوں پر عمل پیرا ہونے سے ہے۔ جیسا کہ وہ دوسری جگہ اس کی تشریح بایں الفاظ فرماتے ہیں:-

"اگر پرماتما ویدوں کو نہ ظاہر کرے تو کوئی شخص کچھ بھی نہ بنا سکے۔ اس لئے وید پرمیشور کے کلام ہیں انھیں کے مطابق سب لوگوں کو چلنا چاہیئے۔ اگر کوئی کسی سے پوچھے کہ تمہارا کیا اعتقاد (دھرم) ہے۔ تو جواب دینا چاہیئے کہ ہمارا اعتقاد "وید" ہے۔ یعنی جو کچھ ویدوں میں لکھا ہے۔ ہم اُس کو مانتے ہیں"

ستیارتھ پرکاش ص۲۴۳

سوامی جی کے نزدیک نجات کا ذریعہ وید ہیں

محولہ بالا عبارت سے معلوم ہو گیا کہ "دھرم" سے یہاں مراد سوامی جی کی "ویدوں کی متابعت" سے ہے یعنی جو ویدوں پر عمل کریگا۔ وہی نجات کا مستحق ہو سکتا ہے۔ دوسرا (منکر) نہیں کیونکہ دوسرے ویدوں کے منکر کو سوامی جی مہاراج ناستک یعنی خدا تعالیٰ کا منکر ٹھہراتے ہیں۔

"جو ویدوں کی نندا یعنی بے قدری۔ ترک اور خلاف ورزی کرتا ہے وہ ناستک (دہریہ) کہلاتا ہے"

ستیارتھ پرکاش ص۲۵۳

ویدوں کے علاوہ اور کتابوں کے متعلق سوامی جی کا ارشاد

پھر سوامی جی اسی پر بس نہیں فرماتے بلکہ ویدوں کے علاوہ جو ایسی کتب ہیں۔ کہ جن کو ہزاروں۔ لاکھوں انسان

الہامی سمجھتے ہیں۔ ان سب کو خراب اور جھوٹی وغیرہ بتلاتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"جو غیر از وید کتابیں خراب لوگوں کی بنائی ہوئی دنیا کو تکلیف کے سمندر میں ڈبانے والی ہیں۔ وے سب بے فائدہ جھوٹی۔ تاریکی مجسم دنیا اور آخرت میں تکلیف دہ ہیں" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۵۳)

سوامی جی کے کلام میں تناقض

مذکورہ بالا الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ سوامی جی مہاراج نے صرف وید کو سچی دھرم کی راہ دکھلانے والی کتاب ثابت کرنے کے لئے باقی ایسی کتابوں کو جن کے ہزاروں کروڑوں معتقد ہیں جھوٹی اور تاریکی مجسم کہدیا۔ حالانکہ ایسا کرنے والے کے متعلق ان کا اپنا ہی یہ ارشاد ہے۔ کہ:۔

"جو دوسرے مذہبوں کو کہ جن کے ہزاروں کروڑوں معتقد ہوں جھوٹا بتلاوے۔ اور اپنے کو سچا ظاہر کرے اس سے بڑھ کر جھوٹا اور کون مذہب ہو سکتا ہے۔ کیونکہ کسی مذہب میں سب آدمی برے بھلے نہیں ہو سکتے۔ یکطرفہ ڈگری دینا سخت جاہلوں کا ہی مذہب ہے"

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۹۰)

ان دونوں صورتوں میں صریح تناقض ہے۔ اب تناقض کے متعلق بھی آپ ہی کا فتویٰ پیش کیا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"ایک دوسرے کے متضاد باتیں پاگلوں کی بکواس کی مانند ہوتی ہیں" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۵۹۵)

ہمیں ڈر ہے۔ کہ "آوٹ آف پوائنٹ" نہ ہو جائیں یعنی اصل مضمون سے دور جا پڑیں۔ اس لئے مندرجہ بالا حوالجات سے جو نتیجہ نکل سکتا ہے۔ اسے ناظرین پر چھوڑتے ہوئے۔ اصل مطلب کی طرف آتے ہیں۔ اور مکتی دائمی نہ ہونے کے متعلق سوامی جی کے پیش کردہ دلائل میں سے سب سے پہلے اس دلیل کو لیتے ہیں۔ کہ "جن کے وسیلے عارضی ان کا نتیجہ دائمی کبھی نہیں ہو سکتا"۔ دیکھتے ہیں کہ یہ عقیدہ کہاں تک انسانی فطرت کے مطابق ہے۔

کیونکہ جس کتاب میں خلاف فطرت عقائد بیان ہونگے وہ کتاب اور اس کے پیش کردہ عقائد باطل ٹھہرینگے

ہر عقیدہ فطرت کے مطابق ہو

جیساکہ سوامی جی بھی ہمارے اس معیار کی تائید ان زوردار الفاظ میں کرتے ہیں

"جس کتاب میں ایشور کے صفات فعل اور فطرت کے مطابق بیان ہو۔ وہ ایشور کی بنائی ہوئی ہے۔ اور نہیں...... نیز جو پرتیکش وغیرہ ارکان ثبوت کے غیر مخالف ہو اور پاک آتما کی طبیعت کے خلاف نہ ہو" یعنی انسانی فطرت کے خلاف نہ ہو۔

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳۵)

کیا مکتی محدود ہے

پس اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ عقیدہ کہ "مکتی محدود ہے" کہاں تک انسانی فطرت کے مطابق ہے۔ اگر مطابق نکلا تو فبہا ورنہ یہ عقیدہ اور اس عقیدہ کو دنیا میں پیش کرنیوالی کتاب دونوں باطل ٹھہریں گے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ مکتی یا نجات کی اصل حقیقت تو یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جائے۔ یعنی جس طرح ایک عاشق اپنے معشوق کے دیدار سے حظ اٹھاتا ہے اسی طرح انسان اپنے محبوب یعنی خدا کی حقیقی یاد اور تصور سے لذت اٹھائے۔ اور ماسوی اللہ سے منقطع ہو کر ہر دم اسی کی محبت میں مگن رہے۔ اور کسی غیر سے علاقہ و واسطہ نہ رکھے۔ پس جب کوئی شخص محبت کے اس درجہ کو حاصل کر لیگا۔ تو پھر اسکو معرفت خداوندی بھی ضرور ہی ہے۔ کہ حاصل ہو کیونکہ یہ امر بدیہی ہے۔ کہ معرفت کبھی بھی حاصل نہیں ہو سکتی جب تک کہ محبت نہ ہو۔ پس معرفت بجز محبت کے محال ہے۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود کیا لطیف پیرایہ میں فرماتے ہیں کہ

"موجب محبت کے دو ہی امر ہیں یا حسن یا احسان۔ پس جب انسان اپنی کامل معرفت سے خدا تعالیٰ کے حسن و احسان پر کامل اطلاع پا لیوے تو لامحالہ کامل محبت پیدا ہو جاتی ہے اور کامل محبت سے لذت ملتی ہے۔ پس اس جہان سے ہی بہشتی زندگی عارف کی شروع ہو جاتی ہے۔ جس کو دوسرے لفظوں میں نجات سے تعبیر کرتے ہیں۔"

اب ہم آریہ سماجی بھدر پرشوں سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ جب ایک شخص ہزاروں ہزار آلام و مصائب کا مقابلہ کرکے نجات کا مستحق ٹھہرے۔ اور اس کے اعمال کو دیکھ کر ایشور بھی اس کو مکتی خانہ میں داخل کر دے تو بتلائیے اس کے بعد اس عاشق صادق کو چند دن کے بعد اس سرور سے ایشور کیوں اور کس وجہ سے محروم کر دیتا ہے۔ کیا ایشور بغیر کسی علت یعنی وجہ کے بھی اپنے صادق بندوں سے ناراض ہو جاتا ہے۔ اور اس کی ناراضگی یہ رنگ لاتی ہے کہ ایک ایسا انسان جو بڑی مشکلوں اور محنتوں سے محبت کے منازل طے کرتا ہوا ایشور تک پہنچتا ہے۔ اسے مکتی خانہ سے نہایت بری طرح ذلیل اور خوار کرکے نکال دیا جاتا ہے۔ ہمارے نزدیک خدا تعالیٰ کی طرف ایسی بات منسوب کرنی کفر عظیم ہے۔ اہل اسلام اس کو "مجسم رحم" مانتے ہیں۔ اور ہمارے مخاطب یعنی آریہ صاحبان بھی اس کو "پریم سروپ" سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہاں سے (مکتی خانہ) نکالنے کی کوئی اور وجہ ہونی چاہیئے۔ کیونکہ آپ کے مسلمات کی رو سے کوئی معلول بغیر علت کے نہیں ہو سکتا۔ پس بتلائیے اس اخراج کی کیا علت ہے؟

انسان کا ارادہ غیر محدود ہوتا ہے

یہ یاد رہے کہ سوامی جی کا یہ خیال کہ "جن کے وسیلے عارضی ان کا نتیجہ کبھی دائمی نہیں ہو سکتا" یعنی جن کے اعمال محدود ہونگے ان کی جزا بھی محدود ہوگی۔ نہایت مضحکہ خیز ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ انسان جو خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے۔ اور کامل طور پر اطاعت و فرمانبرداری سے اس (خدا) کے احکام بھی بجا لاتا ہے اور اس کی یہ خواہش ہوتی ہے۔ بلکہ یہ خواہش ہر دم زیادہ سے زیادہ ترقی پذیر ہوتی ہے کہ جہاں تک ہو ہمیں اس کی حمد و ثنا کے گیت گاویں اور جہاں تک

میری حیات میں ہو میں اُس کا فرمانبردار عبد بنوں برخلاف اس کے کبھی بھولے سے بھی اُس کے دل میں یہ خیال نہیں آتا کہ میں اُس معبودِ حقیقی کی فلاں وقت یا فلاں زمانہ تک ہی اطاعت بجالاؤنگا اور اس کے عوض مجھے فلاں زمانہ تک نجات مل جائیگی - اگر ایسا ہو تو آریہ صاحبان کی بات کچھ بن جائے مگر ایسا ہرگز ہرگز نہیں - بلکہ اُس بندہ جاں نثار کی دلی تمنائیں جو وہ اطاعت و فرمانبرداری کے بجالانے کے لئے رکھتا ہے غیر محدود ہوتی ہیں - اُن کی حد بست نہیں کرتا اس لئے اُن کا نتیجہ یعنی نجات غیر محدود ہونی چاہئے نہ کہ اعمال تو اُس کے غیر محدود ہوں (جیسا کہ اوپر ہم نے واضح کردیا ہے) اور بدلہ محدود میسر ہو یہ سراسر ظلم ہے -

ہم کہتے ہیں - مثلاً ایک شخص پچاس برس تک اس او ستھار (حالت) میں رہا - یعنی عبودیت کے رنگ سے کامل طور پر رنگین ہوگیا - اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اُس کو وفات دیدی - اب اگر خدا تعالیٰ اُس کو محدود وقت تک مکتی خانہ میں "آنند" یعنی "سرور" حاصل کرنے دے - اور بعد میں دھکے دیکر باہر پھینکے - تو نعوذ باللہ من ذالک اُس قدوس و پوتر ہستی پر ظالم ہونے کا مکروہ الزام عائد ہوتا ہے - کیونکہ بندہ تو یہی ارادہ رکھتا ہے - کہ جب تک میں زندہ رہوں - تب تک میں اُس سرو شکتیمان "کرپالو" "رحیم" و "رحمان" خدا کی اطاعت میں ہمہ تن مصروف رہکر اُس "معبود" کے حضور اپنی سچی اور بے لوث پاک عبادت کا ثبوت دونگا - تو پرمیشور نے کیوں اور کس لئے اُس کو اور زیادہ اعمال کرنے سے روک دیا - اس کے اعمال کو محدود کرنیکا فعل پرمیشور سے سرزد ہوا نہ کہ اُس بندے سے - پھر کیا وجہ ہے کہ اسے نجات محدود ملے -

حاکم نیت دیکھتا ہے

جب کوئی دنیاوی حاکم بھی کسی شخص کو جزا یا سزا دینے لگتا ہے - تو پہلے اُس کی نیت کے معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہے - پھر خدا تعالیٰ جس کو آریہ صاحبان بھی علیم کل "گیان داتا" مانتے ہیں - کیا وہ انسانوں کی نیتوں کو نہیں سمجھتا اگر جانتا ہے - تو جب انسان کی نیت غیر محدود اعمال کرنے کی تھی تو پھر خواہ مخواہ اسے موت دیکر کیوں اعمال محدود رہنے دیئے -

خدا کے عرفان میں مرنے کے بعد بھی ترقی ہوتی رہتی ہے نہ کہ کمی

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک عارف باللہ دیوگی (جو) ہر دم اُسی کی یاد میں محو ہے - اپنی تمام خواہشات کو قربان کرکے صرف اُسی کی محبت کا دلدادہ و شیدا ہورہا ہے - اور جسم عنصری رکھتے ہوئے بھی خدا کی رحیمیت و رحمانیت سے اُس کے جلال کے انوار و اظلال اپنے اندر پاتا ہے - مگر جب وہ اس خاکی جسم کو چھوڑ دیتا ہے - تو اس کے بعد وہ کامل طور پر اُس "پرکاش سروپ" نورِ حقیقی کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے - یہ جاوہ اُن جلووں سے بہت ارفع و اعلیٰ ہوتا ہے - جو وہ دنیا میں جسم کے رکھتے ہوئے مشاہدہ میں لاتا تھا - پس جب دوئی کا حجاب سامنے سے اُٹھ گیا اور اُس "پریم سے" کی صحبت سے مشرف ہوا - تو پھر اس بات کو عقل کس طرح باور کرسکتی ہے - کہ خاکی جسم کے رکھتے ہوئے تو وہ گیان و عرفان میں ترقی کرے مگر جب اُس ذات کا وصال نصیب ہو تو اُس کے گیان میں کمی ہونی شروع ہو - اور آہستہ آہستہ ختم ہوکر یہ نوبت پہنچے - کہ وہاں مکتی خانہ سے دھکا دیکر نکال دیا جائے -

اللہ تعالیٰ کوئی کارخانہ دار کی حیثیت سے نہیں - کہ اپنے کارندوں کو جس وقت چاہے معطل کردے - یا جتنا وہ کریں اتنی ہی اُن کو مزدوری دے - یا وہ دوکاندار ہے - کہ گراہک (خریدار) جتنے دام دے اُتنی ہی اُس کو کوئی جنس دے - بلکہ یہاں معاملہ محبت و عشق کا ہے کیونکہ کوئی بھی ایسا انصاف پسند معشوق نہیں کہ وہ اپنے عاشق صادق کو جو اپنے معشوق کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہزارہا مشکلات کا سامنا کرے اور اُس کی محبت سے ایک ثانیہ بھی پیچھے نہ ہٹے - تو اُس کے ساتھ وہ (معشوق) ایسا معاملہ ہرگز نہیں کرتا - کہ بیچارہ ناحق آلام و مصائب یا رنج و غم میں گرفتار رہ اور در در کی ٹھوکریں کھاتا پھرے - جب دنیاوی معشوق اپنے عاشقوں سے ایسا سلوک روا نہیں رکھنا چاہتے تو وہ معشوق حقیقی اپنے سچے عاشقوں کے لئے ایسی باتیں کس طرح پسند کرسکتا ہے - کہ اپنے بندے کو پہلے تو اپنا قرب عطا کرے پھر اُس کو اُس سے محروم کرکے بلی کتا بندر وغیرہ رذیل جونوں میں دھکیل دے -

ساتھ درشن کے مصنف کے قول کی رو سے آج ایک مکتی سے راندہ ہوا ویدوں کا ملہم بنا ساکھی اور کل دوسری جون میں معمولی انسان - پرسوں کسی ناکردہ گناہ کی پاداش میں ہرن - گائے بکرا وغیرہ بنے اور وہاں بھی اُس خستہ حال کو امن نصیب نہ ہو اگر ہرن بنا ہے - تو آریوں کے طفیل کستوری حاصل کرنے کی وجہ سے اُس کی جان معرض خطر میں رہے اگر بکرا وغیرہ بنا تو کسی یہودی عیسائی مسلمان کی چھری کا خدشہ لگا ہوا ہے کل کلنا ہے - پرسوں یہ گت بنے گی - بھلا پھر دنیا میں کیسے امن و راحت کا ایک لمحہ بھی اُسپر آسکتا ہے -

افسوس ایسے عقائد کے پیش کرنے والی کتاب پر کیا ایسے ایسے عقائد اور اصول فطرت انسانی کے مطابق ہوسکتے ہیں - کبھی نہیں -

جب سوامی جی نے خود لکھدیا ہے - کہ الہامی کتاب وہ ہے - جو انسانی فطرت کے مطابق اصول و عقائد پیش کرے - اور یہ عقیدہ ایسا ہے - کہ اس کو انسانی فطرت ایک سکنڈ کے لئے بھی نہیں مان سکتی اس لئے ثابت ہوا کہ جو کتاب اسے پیش کرتی ہے وہ الہامی نہیں ہے -

ممکن ہے کوئی آریہ صاحب باوجود یہ ثابت

کر دینے کے کہ عارضی نجات جو انسان منظور نا پسند کرتا ہے - اس بات کو اعتراف کرنے کے لئے تیار نہ ہو - مگر اس کا کیا ثبوت ہے - کہ یہ عقیدہ انسانی فطرت کے خلاف ہے - اس لئے ہم اس کے متعلق سوامی جی کا ہی قول پیش کرتے ہیں - تاکہ کسی کو انکار کی گنجائش نہ رہے - فرماتے ہیں :-

"تمام جیو (ارواح) طبعًا سکھ کے ملنے کی خواہش کرتے ہیں - اور دکھ سے دور رہنا چاہتے ہیں"-
ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۴۹

دیکھئے یہاں سوامی جی صاف فرما رہے ہیں کہ ارواح کا طبعی خاصہ ہے - کہ ہمیشہ کا سکھ نصیب ہو - پس جب ارواح کی فطرتی خواہش ہو تو پھر اس کے خلاف جو عقیدہ ہوگا وہ کیسے صحیح ہو سکتا ہے - اور پھر وہ کتاب بھی الہامی نہ رہیگی پس ثابت ہوا کہ جس طرح یہ عقیدہ بوجہ فطرت انسانی کے خلاف ہونے کے باطل ہے اسی طرح آریہ سماج کا دعویٰ کہ وید ایشوری گیان ہے سوامی جی کے ہی قول سے باطل ٹھہرا - کیونکہ سوامی جی نے خود الہامی کتاب کے لئے یہ معیار ٹھہرایا ہے کہ وہ عقل اور فطرت کے مطابق ہو - اگر ایسا نہیں تو وہ الہامی نہیں - ملاحظہ ہو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳۵

باقی آئندہ (فضل حسین احمدی)

خط و کتابت کے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

ذخیرہ اسلام

نبیوں کی پہچان کے ۲۰ نشان قرآن کریم سے نوشتہ حضرت خلیفہ اول

حربہ احمدیہ - غیر احمدیوں پر ۵۵ لاجواب سوال ۱ر مرزا مہدی بروشن مرزا صاحبان ۱ر - جھوک مہدی والی سفینہ کا نمبر طبع جدید ۱ر قول فیصل - پیغامیوں کے متنازعہ فیہ مسائل کا فیصلہ ۱ر کسر صلیب جس میں پادریوں پر ۲۰ زبردست سوال لاجواب ۲ر قبولیت دعا کے ۴۷ گر قرآن و حدیث سے مدلل ۱ر حیات مسیح ۱۰ر آئینہ حق نما ۱۲ر قاعدہ یسرنا القرآن ۳ر محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان

ہنگامہ یورپ

مارچ سے پہلے جرمنوں کے نقصانات پیرس ۱۶-اگست مارچ کی حملہ آوری سے پہلے جرمن نقصانات کے تازہ ترین شمار و اعداد میں ۲۰ لاکھ جانوں کا نقصان دکھایا گیا ہے۔ جس میں ۳۴۰۰۰۰ مقتول بھی شامل ہیں۔ اس میں بحری نقصانات نہیں شامل ہیں۔ ۲۰ مارچ اور ۱۷ جون کے مابین جرمنوں کے ۱۲۰۰۰۰ آدمی صرف مقتول ہوئے۔

۲۳ جرمن آلات ہوائی کی تباہی پیرس ۱۷-اگست ایک فرانسیسی سرکاری کمیونیک مظہر ہے کہ ۱۵-اگست کو ۲۳ جرمن آلات ہوائی نیچے اتار گئے۔

۸-اگست سے اس وقت تک برطانوی فتوحات لندن ۱۷-اگست۔ رائٹر کا وقائع نگار متعینہ برطانوی جنگی مستقر آج تار دیتا ہے۔ کہ ۸-اگست سے اس وقت تک جرمنوں نے ۴۰ میل کے محاذ پر ۳۱ ڈویژنیں استعمال کیں جن میں سے ۱۵ ڈویژنیں صرف چوتھی فوج کی سپاہ محفوظ میں سے تھیں۔ ہم نے ان ڈویژنوں سے ۱۵۰۳ افسر اور ۱۵۶۶۱ آدمی پکڑے اور ان ڈویژنوں کی بحالت موجودہ جنگی قوت تباہ کر دی گئی ہے ایک گرفتار شدہ حکم سے پتہ چلتا ہے۔ کہ غنیم کو امدادی افواج حاصل کرنے میں سخت ترین مشکلات کا سامنا کرنا پڑا بعض ڈویژنوں میں بٹالینوں کی جنگی قوت تین سو سے کچھ ہی اوپر رہ گئی ہے۔

موجودہ حالت نہایت امید افزا ہے الہ آباد ۱۰-اگست (پایونیر کا خاص تار) جنگ کی حالت اس قدر امید افزا کبھی نہ تھی۔ جیسی کہ اس وقت ہے۔ جرمنی کے جارحانہ حملہ کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اور بجائے اس کے اتحادیوں کا فیصلہ کن جارحانہ حملہ شروع ہوا۔ جرمنی میں مایوسی کے خیالات پھیلے ہوئے ہیں۔ اور جرمن لیڈران جنہیں ایک زمانہ میں اس قدر اعتماد کیا جاتا تھا۔ لوگ آجکل ان سے نہایت بدظن ہو رہے ہیں۔ اتحادیوں کے جدید حملہ نے جدید سواسوں رہیم کے خط کو بند کر دیا ہے۔ جس وقت سے مارشل فاش نے مارن پر اپنا جوابی حملہ شروع کیا ہے اتحادیوں نے ۸۰ ہزار قیدی ۱۵۰۰ میدانی توپیں اور ۱۰ ہزار کلدار توپیں گرفتار کی ہیں۔ جرمنوں کے پاس اب ادنیٰ قسم کی سپاہ محفوظ باقی رہ گئی ہے۔ سردست قوت اقدام اتحادیوں کے ہاتھ میں ہے۔ اور مشرق اور مغرب میں جرمنی کی شکست گویا اتحادیوں کی عظیم الشان کامیابی ہے۔

دو انگریزی تباہ کن جہاز غرق لندن ۱۶-اگست امارت بحری کا بیان ہے کہ دو انگریزی تباہ کن جہاز سرنگوں سے ٹکرا کر ۱۵-اگست کو غرق ہو گئے ۲۶ آدمی ہلاک ہوئے اور ایک شخص بعد کو مر گیا

شاہ بلغاریہ کی نازک حالت۔ لندن ۱۶-اگست میونک کے ایک پیغام میں مرقوم ہے کہ شاہ بلغاریہ فرڈیننڈ جو ناہیم میں مقیم ہیں۔ ان کی حالت نہایت ہی نازک ہے۔

امریکن فوج لندن ۱۸-اگست واشنگٹن جنرل مارچ اعلان کرتا ہے کہ اندازاً ۱۴ لاکھ امریکن سپاہی فرانس اٹلی اور سائیبریا کو روانہ ہو چکے ہیں۔

اطالوی مہم لندن ۱۸-اگست۔ ایک اطالوی اعلان مظہر ہے کہ دشمن کا ایک زبردست گھیرنے والا حملہ جو گرلوڈی اور سادر پاپا لوپول کے جنوب مغرب کی طرف کے جزیرہ کو واپس لینے کے لئے کیا گیا تھا۔ بھاری نقصانات کے ساتھ ناکامیاب ہوا۔

ولاڈی وسٹاک میں اتحادی لندن ۱۶-اگست شنگھائی۔ پہلا امریکن جہاز باربرداری ۱۵-اگست کو ولاڈی وسٹوک میں پہنچا۔ اور مزید دو جہاز ۱۶-اگست کو پہنچنے والے تھے۔ جاپانی افواج بھی نکوسک میں پہنچ گئی ہیں۔ اور محاذ اسوری کو جا رہی ہیں۔

منچوریا میں جاپان کی کارروائی لندن ۱۸-اگست۔ جاپانی اور چینی گورنمنٹوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک عارضی کارروائی کے طور پر جاپانی افواج کو جو اس وقت جنوبی منچوریا میں مقیم ہیں فوراً منچوریا کو روانہ ہونے کا حکم دیا جائے

ہندوستان کی خبریں

ممالک متحدہ میں طاعون و بخار ۱۹۱۶ء میں طاعون سے ممالک متحدہ میں ۴۳۹۶۸ اموات ہوئی تھیں مگر پچھلے سال ان کی تعداد بڑھ کر ۱۲۹۰۸۴ تک جا پہنچی جو قریب قریب سال ماسبق کی موتوں سے تگنی ہے۔ بخار کا مرض اس سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ اور پچھلے سال ۱۲۶۶۵۹۱ جانیں صرف اس کا شکار ہوئی ہیں۔ حالانکہ سال ماسبق میں اموات بخار کی تعداد ۹۹۴۹۶ سے زیادہ نہیں تھی۔

پنجاب چیفکورٹ میں جدید مسلمان جج پنجاب چیفکورٹ میں آنریبل مسٹر جسٹس شاہ دین مرحوم کی وفات سے خالی ہونے والی ججی پر مسٹر عبدالرؤف بیرسٹرایٹ لا الہ آباد کو بلایا گیا ہے۔ مسٹر عبدالرؤف الہ آباد ہائیکورٹ میں چند ماہ تک قائم مقام ججی کے فرائض ادا کر چکے ہیں۔

بھرتی کے متعلق بلوہ بمبئی گورنمنٹ کا ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ ہفتہ کے روز بتاریخ ۱۰-اگست بمقام اکولا ضلع احمد نگر بھرتی کے متعلق ایک شدید بلوہ ہوا جس میں مسٹر عبدالعلی پیرزادہ معاملت دار (ریوینیو افسر) کو قتل کیا گیا اور ایک پایونیرز کے حوالدار کو زندہ جلا دیا گیا۔ اس علاقہ میں اور کوئی بدامنی نہیں اور نہ ہونیکا احتمال ہے۔

دہلی میں مسٹر آصف علی بیرسٹر و پنڈت نیکی رام کے خلاف قانون حفاظت ہند کی رو سے جو مقدمہ چل رہا تھا دونوں ملزمان

ضرورت ملازمین ایک لائق باورچی ایک مددگار باورچی ایک مددگار نان پز اور ایک سقہ کی ضرورت ہے۔ درخواستیں بہت جلد بیت المال قادیان میں پہنچ جائیں تنخواہ حسب لیاقت باورچی کو گیارہ روپے تک مددگار باورچی اور مددگار نان پز کو چھ چھ روپیہ تک اور سقہ کو پانچ روپے تک اور بعض صورتوں میں سات روپے تک دیجائیگی کھانا سب کو ساتھ دیا جائیگا احمدی امیدواران کو ترجیح دی جائیگی۔

محمد اسمٰعیل احمدی افسر صیغہ بیت المال قادیان

باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا مالکان کیلئے شائع ہوا